بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہ

شانِ ہند الولی رضی اللہ عنہٗ

یعنی

فیضانِ خواجہ خواجگان

مصنفہ

شاعر شانِ غریب نواز محمد امان علی ثاقب صابری

زیرِ اہتمام

فیضانِ ولایت ٹرسٹ عارف نگر

زرِ تعاون

اندرون ملک ———— پندرہ روپئے

بیرون ملک ———— دو ڈالر

ملنے کا پتہ

[۱] ثاقب صابری مکان نمبر 481-8-22 حویلی قدیم حیدرآباد

فون

[۲] مسجد عرفان - سرپور کاغذ نگر ضلع عادل آباد

[۳] خانقاہ صابریہ ہاشمیہ عارف نگر تعلقہ میدک

تعارف کتاب

الحمد للہ علی احسانہٖ اللہ رب العزت نے اس بندۂ حقیر صابری غلام کو اپنے حبیب سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نعت اور اپنے اولیائے کرام کی شان میں مناقب لکھنے اور انہیں شائع کرانے کی توفیق سے نوازا۔ شانِ غریب نواز، شانِ غوث الوریٰ اور شانِ بندہ نواز کتب کی طباعت کے بعد شانِ ہند الولی رضؔ کی پیش کش کا سبب یوں بنا ہے کہ رجب ۱۴۲۰ھ کے عرس خواجہ خواجگان میں شرکت نصیب ہوئی۔ ۵ رجب روز جمعہ تھا۔ ساڑھے گیارہ بجے نماز جمعہ کی ادائی کیلئے کسی مسجد میں حاضری کیلئے نکلے تو دیکھا سڑکوں پر دور تک صفیں لگ چکی ہیں۔ درگاہ شریف سے دور کی ایک مسجد میں جگہ مل سکی اور خطبہ کے انتظار میں وقت گذرتا رہا۔ اس دوران خیال آیا کہ نماز جمعہ کیلئے روئے زمین پر یہ عظیم ترین اجتماع قابل ناز ہے اسکی منظر کشی اشعار میں ہونی چاہیئے۔ اس احساس کے ساتھ ہی اشعار موزوں ہونے لگے اور میں انہیں ایک کاغذ پر لکھتا رہا چنانچہ خطبہ جمعہ سے قبل بیسیوں اشعار موزوں ہوئے۔ اور اس کا عنوان۔ عرس خواجہ رضؔ میں جمعہ کا منظر رکھا۔ اسی شام بزرگان عظام نے اسکی سماعت پر خوشنودی کا اظہار کیا اور اسکی اشاعت کا مشورہ دیا۔ اسی مشورہ کی بنا پر کچھ اور مناقب کے ساتھ یہ مجموعہ مرتب و پیش کیا جاتا ہے

احقر: ثاقب صابری

دسمبر ۲۰۰۰ء

از حضرت شاہ قطب العرفان ہاشمی رح

منقبت حضور غریب نواز رضی اللہ عنہ

ہے نقش ہر ایک دل پر عظمت مرے خواجہ کی
کرتی ہیں شہنشاہی تربت مرے خواجہ کی

ملتی ہے حقیقت میں سلطان دو عالم سے
صورت مرے خواجہ کی سیرت مرے خواجہ کی

دیدار خدا کا ہے دیدار محمدؐ کا
دیدار محمدؐ ہے رویت مرے خواجہ کی

جنت کا نمونہ ہے روضہ مرے خواجہ کا
بخشش کا وسیلہ ہے الفت مرے خواجہ کی

پائی ہے اسی در سے شاہوں نے ظفر یابی
مشرق سے ہے مغرب تک شہرت مرے خواجہ کی

جاری ہے دو عالم میں سکہ مرے خواجہ کا
بجتی ہے زمانے میں نوبت مرے خواجہ کی

اے ہاشمی محشر میں کس شے کی کمی تجھکو
کوثر مرے خواجہ کا جنت مرے خواجہ کی

اجمیر مقدّس

تمنائے مردانِ عرفان ہے اجمیر — کروڑوں مسلماں کا ارماں ہے اجمیر
زمینِ ہند کی ناز کرتی ہے جس پر — ولایت کے سلطان کا ایواں ہے اجمیر
غریبوں کو ملتی ہے راحت یہیں سے — غریبوں کی عزت کا ساماں ہے اجمیر
مری آرزوؤں کا قبلہ یہی ہے — یہ قرباں تجھ پر مری جاں ہے اجمیر
نگاہیں اسی سمت سب کی لگی ہیں — ہمارے مصائب کا درماں ہے اجمیر
عقیدت کی آنکھیں ہوتیں اس سے روشن — کہ فردوس منظر بداماں ہے اجمیر
رسالت کے منصب کا اک ترجماں ہے — ولایت کی عظمت کا عنواں ہے اجمیر
ملک جانتے ہیں ہے کیا اسکی عظمت — عروس البلادِ مسلماں ہے اجمیر
گلِ قطبیت مسکراتے ہیں جس میں — وہ پرنور گلزار فیضاں ہے اجمیر
طواف اسکا کرتے ہیں لاکھوں پتنگے — عقیدت کی شمع فروزاں ہے اجمیر

جو راہی ہوا اسکی منزل پہ پہونچا کہ جنت کی اک راہِ آساں ہے اجمیر
ذرا اسکے انوار پر کیف دیکھو بہشتِ بریں کا خیاباں ہے اجمیر
جہاں سے ہوا ٹھنڈی آئی تھی ان کو رسولِ خدا کا گلستاں ہے اجمیر
ہزاروں جو ولیوں کے ہیں آستانے ستاروں میں ماہ درخشاں ہے اجمیر
مسلماں ہوئے جن سے ننانوے لاکھ اسی مردِ حق کا شبستاں ہے اجمیر
یہہ مرکز ہے ابدال و اقطاب دیں کا فلک کے ملائک کا ارماں ہے اجمیر

ضیا اسکی لاکھوں دلوں میں ہے ثاقبؔ
اسی سے تو رشکِ چراغاں ہے اجمیر



جہاں میں میری اسی سے تو سرفرازی ہے ۔ مرے گلے میں جو خواجہ رضا کا طوقِ نسبت ہے

درِ حضور پہ ثاقب جو بخت چمکا ہے
یہ تیرے ساتھ ترے پیر کی حمایت ہے



منظرِ جشنِ عرس

زہے عرس خواجہؓ ہے اجمیر نگر میں ہے فردوس کا سارا منظر نظر میں
مسرت کا طوفاں ہے قلب و جگر میں ہے خواجہؓ کی محفل جو خواجہؓ کے گھر میں

شہِ خواجگاں کا ہے عرسِ مبارک

یہاں آئے ہیں اپنی قسمت جگانے ہیں ایمان افروز منظر سہانے
یہ دل گا رہا ہے خوشی کے ترانے فلک سے ملک آئے نوبت بجانے

شہِ خواجگاں کا ہے عروس مبارک

ورود آج ہوگا یہاں اولیا کا قطبؒ اور فریدؒ اور صابر پیاؒ کا
نظامؒ و نصیرؒ اور بندہ نوازؒ کا سبھی چشتی و صابری اولیا کا

شہِ خواجگاں کا ہے عرس مبارک

ہے اجمیر رشکِ ارم میرے خواجہ رضہ یہاں ہیں جو نقشِ قدم میرے خواجہ رضہ
غلاموں کا رکھئے بھرم میرے خواجہ رضہ رہیں ہم نہ زیرِ ستم میرے خواجہ رضہ

شہ خواجگاں کا ہے عرس مبارک

کروڑوں کا ارمان ہیں اپنے خواجہ رضہ گلستانِ ایمان ہیں اپنے خواجہ رضہ
محمدؐ کا دامان ہیں اپنے خواجہ رضہ ولایت کے سلطان ہیں اپنے خواجہ رضہ

شہ خواجگاں کا ہے عرس مبارک

ہیں اک نائب مصطفےٰ اپنے خواجہ رضہ رسالت کی روشن ضیا اپنے خواجہ رضہ
ہیں روشن چراغِ ہدیٰ اپنے خواجہ رضہ شہنشاہ کل اولیا اپنے خواجہ رضہ

شہ خواجگاں کا ہے عرس مبارک

اے تنویر شمع حرم میرے خواجہ رضہ شہنشاہ جود و کرم میرے خواجہ رضہ
میں مشتاق ہوں بے درم میرے خواجہ رضہ دکھا دو نبی رضہ کا حرم میرے خواجہ رضہ

شہ خواجگاں کا ہے عرس مبارک

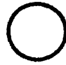
تعارف کتاب

الحمد للہ علی احسانہٗ اللہ رب العزت نے اس بندۂ حقیر صابری غلام کو اپنے حبیب سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نعت اور اپنے اولیائے کرام کی شان میں مناقب لکھنے اور انہیں شائع کرانے کی توفیق سے نوازا۔ شانِ غریب نواز، شانِ غوث الوریٰ اور شانِ بندہ نواز کتب کی طباعت کے بعد شانِ ہند الولی رضؓ کی پیش کش کا سبب یوں بنا ہے کہ رجب ۱۴۲۰ھ کے عرس خواجہ خواجگان میں شرکت نصیب ہوئی۔ ۵ رجب روز جمعہ تھا۔ ساڑھے گیارہ بجے نماز جمعہ کی ادائی کیلئے کسی مسجد میں حاضری کیلئے نکلے تو دیکھا سڑکوں پر دور تک صفیں لگ چکی ہیں۔ درگاہ شریف سے دور کی ایک مسجد میں جگہ مل سکی اور خطبہ کے انتظار میں وقت گذرتا رہا۔ اسی دوران خیال آیا کہ نماز جمعہ کیلئے روئے زمین پر یہ عظیم ترین اجتماع قابل نازہے اسکی منظر کشی اشعار میں ہونی چاہیئے۔ اس احساس کے ساتھ ہی اشعار موزوں ہونے لگے اور میں انہیں ایک کاغذ پر لکھتا رہا چنانچہ خطبہ جمعہ سے قبل بیسیوں اشعار موزوں ہوئے۔ اور اس کا عنوان۔ عرس خواجہ رضؓ میں جمعہ کا منظر رکھا۔ اسی شام بزرگان عظام نے اسکی سماعت پر خوشنودی کا اظہار کیا اور اسکی اشاعت کا مشورہ دیا۔ اسی مشورہ کی بنا پر کچھ اور مناقب کے ساتھ یہ مجموعہ مرتب و پیش کیا جاتا ہے

احقر: ثاقب صابری

دسمبر ۲۰۰۰ء

عرسِ خواجہ رضؓ میں جمعہ کا منظر



ہے اجمیر اب مومنوں کا سمندر — یہ خواجہ رضؓ کی عظمت میں ہے فضلِ داور
ملائک کو بھی رشک آئے گا اس پر — جو ہے عرسِ خواجہ رضؓ میں جمعہ کا منظر
جدھر دیکھتے ہیں ہے لاکھوں کا مجمع — خواتین، بچے، جواں اور معمّر
زمیں اب ہے اجمیر کی قابلِ ناز — نگاہوں نے دیکھا ہے کعبے کا منظر
بحمدِ ملا ہے ہمیں روزِ جمعہ — بڑی دھوم دیکھی ہے خواجہ رضؓ کے در پر
ہیں لاکھوں نمازی یہاں چار جانب — یہ خطّۂ بنا نازشِ چرخِ انور
گلی اور کوچوں میں ہر سو صفیں ہیں — مساجد کے اندر مکانوں کی چھت پر
تپش اور حرارت میں صبر اللہ اللہ — ملے گا انہیں سائباں روزِ محشر
پئے فرضِ جمعہ یہ گھنٹوں توقف — یہ خاموشیاں اور سکونِ سراسر

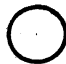
ہے دل اور نظر سوئے مکّہ مدینہ — زباں پر ہیں الفاظِ اللہ اکبر
خلایق کی نظروں نے دیکھا ہے اسکو — یہہ جمعہ کا منظر عجب روح پرور
امام ایک اور مقتدی سب ہیں لاکھوں — وہ خطبے کی آواز اللہ اکبر
ہوئی ہے نماز تین ٹولیوں کے دوراں — پھر آمین کی گونج فضاؤں کے اندر
ادائے فریضہ کے بعد کا وہ منظر — تھا اللہ اکبر عجب روح پرور
فلک سینکڑوں سال سے دیکھتا ہے — زمیں ہند کی فخر کرتی ہے اس پر
دو عالم کے سرور کئے ہند کے سلطاں — تو آئے ہیں خواجہؒ یہاں بِرّ اصغر
یہاں ہند میں دینِ اسلام پھیلے — یہی تھا فقط ایک منشائے سرورؐ
علم دینِ حق کا گئے ہیں بلند یاں — ہوا جس سے یہہ ہند سارا مُنوّر
فضائے مخالف ہزاروں کا لشکر — ادھر صرف خواجہؒ تھے فرد مُیسّر
خدا اور نبیؐ کی جو تائید تھی ساتھ — تو حاکم و جوگی ہوئے سب مُسخّر

کراماتِ خواجہؒ کی شاہد ہے تاریخ — وہ اونٹوں کی بیٹھک اور وہ آبِ ساگر
مشرف بہ ایماں ہوئے نناوے لاکھ — کہ خواجہؒ ہیں تبلیغ کے مہرِ انور
ہیں خواجہؒ کے نائب وہ سرکار کاکیؒ — ہیں کاکیؒ کے نائب فریدِ گنج شکر
امیرؒ آگرہ کے اور ناگوریؒ سرکار — ہیں ان دو کے خواجہ پیاؒ فیض پرور
نظامؒ اور صابرؒ ستارے بنے ہیں — ہے ہندوستاں سارا ان سے منوّر
تھے صابر پیاؒ غوث رضا کے شاہزادے — جلال خدا کے ہوئے آپ مظہر
چمن صابری فیض کا یہ بہار ہے — بگڑ کر وہ آباد ہے شہر کلیر
وہ دِلّی جو اب قلبِ ہندوستاں ہے — ہوئے اسکے حضرت نظامؒ فیض پرور
ان ہی اولیا سے سجا ہند کا باغ — ہوا دین کا پودا ان سے تناور
یہاں عظمتِ دیں کا بجتا ہے ڈنکا — نبیؐ اور ولیؒ کی ہے عظمت منوّر
بنایا ہے رب جن کو رحمت کا پیکر — ہے بندہ نوازؒ کوئی اور بندہ پرور

تمام اولیا جانشین نبیؐ ہیں — جو ہیں واصلِ خالقِ بحر اور بر
سبھی دامنِ اولیا تھام رکھیں — یہی ہے یہی مرضیِ ربِّ اکبر
جو ولیوں سے رہتے تھے دامن بچاکر — خدا ان سے فرمائے گا روزِ محشر
رسالت کا دروازہ میں نے کیا بند — ابد تک ولایت کا رکھا کھُلا در
وہ سب بول بالا ہماری عطا تھی — کہ ڈنکوں سے گونجا سبھی بحر اور بر
دیا رب نے اجمیر کو شانِ کعبہ — مہرباں ہے یوں ہم پہ اللہ اکبر
یہاں سے ہوا ٹھنڈی جاتی تھی طیبہ — کئے ذکر جس کا مدینے کے سرور
بنائے ہیں خواجہؒ اس ہندوستاں کو — شریعت طریقت و عرفاں کا گھر
حدیث اور قرآں کے یاں مدرسے ہیں — مساجد ہیں اور خانقاہیں منوّر
ہیں سب معترف یہ ہے فیضانِ خواجہؒ — ہے ہندوستاں دینِ اسلام کا گھر

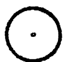
ولی دین و دنیا میں ممتاز سب سے — کہ بشریٰ قرآں میں فرمایا داور
یہہ دربار عام خواجہؒ خواجگاں کا — یہہ لگتا رہے گا یونہی تا بہ محشر
علاقوں کے ریلے چلے ہیں مسلسل — گلوں کی چنگیریاں اکثر سروں پر
ہیں خواجہؒ کے نعرے نبیؐ کے ترانے — وہ شہنائی کی گونج اللہ اکبر
ہجوم غلامان روضے پہ دیکھا — کہ جیسے پتنگوں میں ہو شمع انور
طواف مسلسل ہے صبح سے شب تک — ہزاروں کی نظریں تصدق ہیں در پر
بڑی دیگ اور چھوٹی دیگ ماشاء اللہ — یہہ لاکھوں میں تقسیم ہوتا ہے لنگر
مساجد یہہ دو اکبری شاہجہانی — نہیں ان میں خالی جگہ کوئی تل بھر
ہیں خواجہؒ کے فیضان انور کے آگے — برابر وہ سارے غریب اور تونگر
غریبوں کے غم خوار سرکار خواجہؒ — نوازش یہ کرتے ہیں سب ناز ان پر

بوقتِ حضوری جو خواجہ سے مانگا کرم سے دکھائے مجھے بیتِ اطہر
مری بیکسی کو ملے بال اور پر تو دیکھا ہے کہ مکہ مدینے کے منظر
رسالت کی تنویر واں جلوہ گر ہے ولایت کی تنویر سے یاں منور
مسلماں کی وابستگی آستاں سے خدا اور نبیؐ سے ہے اُلفت سراسر
نبیؐ اور ولیؒ سے محبت و نسبت اسی سے سنورتے ہیں اپنے مقدر
شہ قطبِ عرفاںؒ کی نسبت کے صدقے یہہ روداد لکھا ہے ثاقب سا کمتر



دیارِ خواجۂ خواجگاں غریب نواز رضی اللہ عنہٗ اجمیر شریف
روز جمعہ ۵ رجب المرجب ۱۴۲۰ھ ۱۵ اکتوبر ۱۹۹۹ء

نظارۂ بارگاہِ غریب نواز رضی اللہ عنہ عرس شریف



جس کو سجدہ نظر کر رہی ہے
وہ شہنشاہ ہند الولی ہے

ایک نور نبیؐ ایک نورِ علیؓ
ان میں دونوں کی جلوہ گری ہے

کیا غلاموں کا ذکر ان کے در پر
بادشاہوں کی گردن جھکی ہے

اَنعمَ اللہ عَلیہم کی تفسیر
دیکھو خواجہ کی ہر برتری ہے

چار سُو ان کے روضے کے آگے
بندگی سر جھکاتی ہوتی ہے

روضۂ خواجۂ خواجگاں کو
بڑھ کے ہر اک نظر چومتی ہے

ان کی چوکھٹ سے وابستگی میں
معرفت کی ملی آگہی ہے

دیکھ کر ان کی شان ولایت
بندگی مسکرائے کھڑی ہے

ہر نظر کا ہے لبریز کاسہ
رحمت حق یہاں بٹ رہی ہے

آمد و رفت کا ہے وہ عالم
جیسے برقی کی رو چل رہی ہے

دیکھئے روح پرور ہے منظر
دیگ لنگر کی کیا لٹ رہی ہے

یہ ہے خواجہ کے در کا تبرک
ہر طرف سے صدا آ رہی ہے

مسجد اولیا جنتُ الاولیا
نور و رحمت کا سنگم بنی ہے

وہ جو مسجد ہے شاہجہانی
سنگِ مرمر کی صنعت گری ہے

اُن کے حسنِ عقیدت کی مظہر
عہد شاہجہاں کی بنی ہے

رات ہو یا کہ دن جب بھی دیکھو
عاشقانِ نبیؐ سے بھری ہے

ہر نمازِ جماعت میں گویا!
سب کو احساس تنگ دامنی ہے

بات فیضان کی چھڑ گئی ہے
ہر زباں ان کی ذاکر بنی ہے

سرمدی نغمۂ خواجگی ہے
کیف اشعارِ نعت نبیؐ ہے

باغِ جنت کو ہے رشک جس پر
ایسی اجمیر کی دلکشی ہے

ساری گلیاں سروں کا سمندر
زندگی ناچتی پھر رہی ہے

مانگنے میں نہ کوئی کمی ہے
ان کے در کی عطا بھی بڑی ہے

پالیا آنکھ جس کی لڑی ہے
ان کے در پہ کرامت کھڑی ہے

اولیا سارے ہیں ان کے سائل
ان کی سرکار کتنی بڑی ہے

کوئی محروم رحمت نہیں ہے
ہر سوالی کو بخشش ملی ہے

لٹ رہے ہیں خزانے جہاں کے
میرے خواجہ کے ہاں کیا کمی ہے

رحمتِ حق کا فیضان ہے سب
اتنی مخلوق در پر کھڑی ہے

ایک اندھا جو آیا تھا در پر
داستاں اس کی حیرت بھری ہے

شاہ اورنگ نے اس سے پوچھا
در پہ کیوں یہ تری حاضری ہے

اس نے ظاہر کی مجبوری اپنی!
شہ نے جب بات اس کی سنی ہے

ہو کے اندھے پہ برہم یہ بولا
تین دن تک تری زندگی ہے

تو اگر یونہی اندھا رہے گا
دیکھ لے گا کہ گردن کٹی ہے

اس نے گھبرا کے کی آہ وزاری
اور قسمت کھڑی رو رہی ہے

اس پہ خواجہؒ کو رحم آگیا جب
آرزو اسکی پوری ہوئی ہے

ایک مدت سے محروم جو تھا
اس کو بینائی آخر ملی ہے

آکے سرکار نے ان سے پوچھا
تم پہ آفتاد کیا آن پڑی ہے

آبدیدہ قطب رح نے کہا یوں
یہ جو بدنفس عورت کھڑی ہے

حاسدوں کی یہ لائی ہوئی ہے
بے سبب مجھ پہ تہمت لگی ہے

شکم زن کی طرف کر اشارہ
میرے خواجہ نے آواز دی ہے

ہوں فلانے حرامی کا نطفہ
نائبِ شاہ اس سے بری ہے

رہ کے جبروت میں میرے خواجہ
آکے دنیا میں امداد کی ہے

یہ ہے اہل ولایت کی طاقت
حق تعالیٰ سے ان کو ملی ہے

مُوتُوا قَبلَ تَمُوتُوا کا عامل
یہ ہمیشہ کا زندہ ولی ہے

جان کر اولیا کی یہ عظمت
ان کی چوکھٹ پہ گردن جھکی ہے

اولیائے خدا ذی کرم ہیں
ہر ولی عکسِ شانِ نبی ہے

زندگی میں جو حق کا ولی ہے
وصل کے بعد بھی وہ ولی ہے

جب سے آئے ہیں سرکار اجمیر
ان کی تبلیغ ہی کے سہارے

ان کی تبلیغ ہی کے سہارے
شان اسلام کی بڑھ گئی ہے

جب وہ آئے ہیں ہندوستان میں
جانئے کیسی حالت رہی ہے

نا زباں اپنی ہے اور نہ اہلِ زباں
سارا ماحول ہی اجنبی ہے

کفر ہے شرک ہے مذہب غیر ہے
اور ان کی مخالف حکومت بھی ہے

مادیت کوہ بن کر کھڑی ہے
پُشت پر اس کی جادوگری ہے

اک طرف سب وسائل مخالف
اک طرف صرف حق کا ولی ہے

فوج ہے عسکریت سبھی ہے
پر ادھر نور چشم نبی ہے

حکم سردار کونین تھا یہ
ان کے نائب نے تبلیغ کی ہے

لے کے انوار شان ولایت
دین کی شان غالب ہوئی ہے

یہ زمانے سے دبتا نہیں ہے
جو بدل دے زمانہ ولی ہے

ہے کھڑاؤں کا قصہ زباں زد
سحر کی جس سے گردن جھکی ہے

اس کرامت کا ہے بول بالا
شرک میں جس سے ہلچل مچی ہے

نخلِ اسلام کی زندگی ہے
شاخ اب تک بھی اس کی ہری ہے

ہند میں ہر طرف دین پھیلا
اس کی عظمت کی نوبت بجی ہے

ان کا فیضان پھیلا ہے ہر سو
اور یہہ روشنی بڑھ رہی ہے

دین میں لاکھوں داخل ہوئے ہیں
اب کروڑوں میں گنتی ہوتی ہے

اب ہیں پردے کے پیچھے فروکش
آن بان ان کی اب بھی وہی ہے

شانِ تربت کا انگریز قائل
ہند میں حکمراں تو یہی ہے

عرس کی بزم ہے یہ سہانی
آج لاکھوں کی یاں حاضری ہے

ان کے بابِ بہشتی کے صدقے
ہم کو جنت کی کنجی ملی ہے

دل کی چادر جو میلی ہوئی ہے
اس کے صدقے میں اب دھل گئی ہے

آکے اجمیر میں ہر عقیدت
ان کے نقشِ قدم ڈھونڈتی ہے

روزِ جمعہ جماعت کا عالم
کعبہ حق کی یاد آگئی ہے

جب بھی چل کر اناساگر آئے
اس کی تاریخ یاد آگئی ہے

اس کی گہرائی اور اس کی وسعت
اب بھی خواجہ کے گن گا رہی ہے

وہ بِلائے تو آیا سمٹ کر
اُن کے کوزے میں وسعت نئی ہے

خلق پر ترس جب ان کو آیا
پھر رہائی اُسے مل گئی ہے

آج تک شادماں ہے یہ ساگر
دیکھ کر ان کی یاد آ رہی ہے

یہ بھی ہے فخرِ تاریخِ اسلام
دین کی ایسے توسیع ہوئی ہے

آندھیاں سر پٹکتی ہیں اپنا
شمعِ خواجہ مگر جل رہی ہے

یہ سلامت تو سب کچھ سلامت
ان کی نسبت ہی سب سے بڑی ہے

جب سے پیشانی در پر دھری ہے
ہر جگہ سرفرازی ملی ہے

جس سے ہوتی ہے ایماں کی تکمیل
وہ تو بس راہِ حُبِّ نبی ہے

عشق ہے سرفرازی کا زینہ
عاشقِ مصطفیٰ ہی ولی ہے

اس کو ایماں کی دولت ملی ہے
جس کی خواجہ سے وابستگی ہے

اپنے خواجہ دو عالم کے راجہ
ہند میں ہر زباں پر یہی ہے

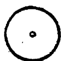
کشورِ ہند کے حکمراں ہیں !
جن کا اعزاز ہند الولی ہے

ان کے در تک مری یہ رسائی
صدقۂ دامنِ ہاشمی ہے

میرے قابو میں جو شاعری ہے
ان کی دہلیز پر ہی پلی ہے

منقبت ان کی ' ان کا کرم ہے
مجھ سے ادنیٰ کو عزت ملی ہے

ان کے جود و سخاوت پہ نازاں
بے نوا ثاقب صابری ہے



عظمتِ ذیشان خواجہؒ

جلوہ فرما ہیں یہاں ہند کے سلطاں دیکھو
دیکھو اجمیر میں ہے تختِ سلیماں دیکھو

آج حاضر ہے یہاں سارے قطب اور اغیاث
آج سرکار بنے نوشہ ذیشاں دیکھو

مسندِ نور پہ سرکار ہیں جلوہ افروز
زیرِ افلاک ہے اک جشنِ بہاراں دیکھو

روز افلاک سے ہوتی ہے یہاں بارشِ نور
کتنا پُر نور ہے خواجہ کا گلستاں دیکھو

کھینچ کے آئے ہیں پتنگوں کی طرح ان کے حضور
عشق و ایمان کی یاں شمع فروزاں دیکھو

عرس والا کی عجب دھوم ہے ماشا اللہ
گوشہ گوشہ میں یہاں جمع ہیں انساں دیکھو

آج ہر چیز پہ ہے جشن مسرت کا سرور
کیف و مستی میں ہوائیں بھی ہیں رقصاں دیکھو

دیکھ کر روضۂ انور کی بہاروں کی فضا
ان کی مدحت میں ہر اک دل ہے غزلخواں دیکھو

جلوہ افروز ہے تنویر مرے خواجہ کی
سر بسجدہ ہے یہاں نور چراغاں دیکھو

خلد بھی دید کی مشتاق ہے اس چوکھٹ کی
بھیک مانگے ہے یہاں حسن بہاراں دیکھو

اہل نسبت کی مرادوں کا گلستاں ہے یہ
عقل والے ہیں یہاں سر بہ گریباں دیکھو

حکم سرکار سے ہیں ہند کے حاکم خواجہ
چشمۂ چشت یہاں فیض بدا ماں دیکھو

آئے ہیں ہند میں یہ ابر کرم کی صورت
ریگزاروں کو بنایا چمنستاں دیکھو

ان کے دربار میں مذہب کا نہیں کوئی فرق
در پہ طالب ہیں ہر اک قوم کے انساں دیکھو

نعم اللہ کی کیا شان ہے دیکھو آکر
حشر تک پاتے رہینگے یونہی فیضاں دیکھو

ان کے اوصاف کا اخلاق کا فیضان دیکھو
ہوگئے غیر بھی سب صاحب ایماں دیکھو

لاکھوں اسلام کی آغوش سے ہیں وابستہ
اصل میں تھی وہی تبلیغ مسلماں دیکھو

خارجی آج مسلمانوں کی صف میں آکر
کرتے ہیں لاکھوں کو یہ خارج ایماں دیکھو

ان کو بھاتی نہیں ولیوں کی نبیؐ کی عظمت
اس لیے سارے جہاں میں ہیں پریشاں دیکھو

کرسکے کون کراماتِ ولایت کا شمار
وہ نبوت کے حسیں مظہر ذیشاں دیکھو

سحر کے مکر کے ہتھیار کی ساری طاقت
ان پہ غالب نہ ہوئی جو تھے مسلماں دیکھو

اہل باطل نے کھڑاوں میں کرامت دیکھی
ان کا چلتا ہے ہر اک چیز پہ فرماں دیکھو

کیوں نہ ہو تابع فرمان جہاں کی ہر شئے
شاہ کونین کے ہیں نائب ذیشاں دیکھو

آنکھ والے ہوں تو حالات انا ساگر ہیں
ہر طرف ان کی کرامات کے عنواں دیکھو

ان کی خدمت میں اشارے پہ چلا آتا ہے
سب سے پہلا یہی ساگر ہے مسلماں دیکھو

ایک تالاب میں دیکھی جو ولایت انکی
غیر مسلم ہوئے لاکھوں میں مسلماں دیکھو

اسطرح دین کو پھیلایا معین الدین نے
اس حقیقت کو چھپاتے ہیں حریفاں دیکھو

ہیں ادھر روضۂ [illegible] پہ نچھاور انوار
اور ادھر دل میں عقیدت کے چراغاں دیکھو

[illegible] سے [illegible] رہا ہے یہ مشیت حق کی
ہو [illegible] حق کا ولی حافظ ایماں دیکھو

کچھ عناصر نے الگ اپنی دکاں کھولی ہے
پر یہاں آتے ہیں خریدار مسلماں دیکھو

شمع جلتی ہے تو آ جلتے ہیں پروانے بھی
فیض خواجہ کی یہاں شمع فروزاں دیکھو

دیکھا ان کی ولایت کا وہ مہتاب حسیں
تا قیامت یہ رہے گا یونہی تاباں دیکھو

آج کم کم ہی سہی پھر بھی ہیں مردانِ خدا
ان کے دامن میں نہاں جلوۂ جاناں دیکھو

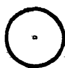
چھوڑ دو اپنی خودی اور کسی کے ہو جاؤ
یہ ہی بیماریٔ عصیاں کا ہے درماں دیکھو

حق کے محبوب سے اور ان کے محبوں سے ہے بغض
بس یہی اپنی تباہی کا ہے ساماں دیکھو

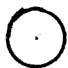
ان کی الفت کو ذرا دل میں بسا کر دیکھو
کامرانی کے نظر آئیں گے ساماں دیکھو

میں ہوں نسبت کی اماں میں مرے آگے کیا ہے
چند سکوں میں پلا زورِ حریفاں دیکھو

اُن کا کہلانے پہ ہے ناز بہت ثاقب کو
ان کی مدحت میں ازل سے ہے غزلخواں دیکھو



منقبت



یہ خواجہ کا در اور ہم اللہ اللہ
سب ان کے کرم ہیں کرم اللہ اللہ

نظر میں یہ روضے کا منظر حسیں ہے
تصدق ہمارا رم اللہ اللہ

بہت شاد ہیں ان کے قدموں میں آکر
نہیں اب ہمیں کوئی غم اللہ اللہ

یہ ہر سو بہر سمت جلوہ فگن ہے
تجلّی شمع حرم اللہ اللہ

ہے منزل ہماری نگاہوں کے آگے
ملے ان کے نقشِ قدم اللہ اللہ

تصور میں آتے ہیں جب پیارے خواجہ
تو رہتا نہیں کوئی غم اللہ اللہ

قیامت تلک جسکو اونچا کرے رب
کہاں ہوگی وہ شان کم اللہ اللہ

تصرف میں ہے ان کے تقدیر عالم
نظر میں ہیں لوح و قلم اللہ اللہ

غریبوں کے داتا ہیں سرکار خواجہ
کسے ہے غم بیش و کم اللہ اللہ

مرادوں کی جھولی بھری جا رہی ہے
عجب ہیں یہ فیض و نعم اللہ اللہ

بجز ان کی نسبت مرے پاس کیا ہے
اسی سے ہے مرا بھرم اللہ اللہ

مقدر پہ اترا رہا ہے یہ ثاقب
ہے ان کی نگاہ کرم اللہ اللہ

منقبت

مری نسبت کا کعبہ ہے تمہارا آستاں خواجہ رضہ
سلام شوق اپنا بھیجتا ہے آسماں خواجہ رضہ

ولائے عاشقان خواجہ رضہ فیلئے واصلان خواجہ رضہ
عقیدت کی نگاہوں میں فراز آسماں خواجہ رضہ

شہنشاہ ولایت ہو عطائے سرور عالم
تمہارے در پہ جھکتا ہے سر ہندوستان خواجہ رضہ

ستارے ہند کے تابع تمہاری چشم و ابرو کے
کھڑا ہے دست بستہ سامنے دورِ زماں خواجہ رضہ

نگاہ لطف گر سرکار کی اُٹھ جائیگی اس سے
تو پارہ پارہ پھر ہو جائے گا ہندوستاں خواجہ رضہ

لگے ہیں راہ سے انکی نہیں غم کوئی دشمن ہو
ہمارے رہنما خواجہ ہمارے پاسباں خواجہ رضہ

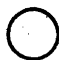
زمانہ کیا دکھائے گا ہمیں آنکھیں عداوت کی
ہمارے درمیاں ہیں جب ہمارے مہرباں خواجہ رضہ

جسے چاہو اسے کردو عطا یہ نعمتِ عظمیٰ
تمہارے در پہ ملتی ہے حیاتِ جاوداں خواجہؒ

کروڑوں دشمنوں کی دشمنی ہو جائے گی باطل
اگر اک آپ ہو جائیں جو ہم پر مہرباں خواجہؒ

علیؓ کے وارثِ اعظم حسینی شان کے حامل
سلامت ہو قیامت تک ہمارا کارواں خواجہؒ

بحقِ خواجۂ عثماںؒ سنو معروضۂ ثاقبؔ
غلامانِ ازل ہو جائیں پھر سب شادماں خواجہؒ



غریب آتے ہیں بن کر امیر جاتے ہیں
تمہارے در پہ گدا افتخار پاتے ہیں

ہزاروں آ کے یہاں حالِ دل سناتے ہیں
شکستہ حالی کی بگڑی یہیں بناتے ہیں

اُمیدوارِ کرم آئے مثلِ پروانہ
تمہارے عرس میں قسمت کو آزماتے ہیں

ولیِ ہند ہیں سلطان ہیں غریب نواز رضؓ
وہ اقتدار پہ چاہیں جسے بٹھاتے ہیں

رہے گا حشر تلک بھی چمن ہرا اپنا
تمہارے فیض کے گل اب بھی مسکراتے ہیں

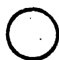
تمہارے ہوتے ہوئے خوف کیا زمانے کا
ستارے اب بھی غلاموں کے جگمگاتے ہیں

انہیں کے واسطے ہر ایک سرفرازی ہے
جو در پہ آپکے اپنی جبین جھکاتے ہیں

بنے ہیں عرش کے نوشہ معین دین نبیؐ
یہ مژدہ خلد میں کرّوبیاں سناتے ہیں

حضور اپنے غلام ازل کی لاج رہے
تمہاری شان کا ڈنکا جو یاں بجاتے ہیں

یہ سوچ سوچ کے اترا رہے ہیں سب ثاقب
وہی تو آتے ہیں خواجہ رضؓ جنہیں بلاتے ہیں



بادشاہوں کے شہنشاہوں کے سلطاں خواجہؒ
ہم غریبوں کے لیے رحمتِ رحماں خواجہؒ
اہلِ ایماں کیلئے ماہِ درخشاں خواجہؒ
اہلِ باطل کیلئے قوتِ یزداں خواجہؒ

آپ اس ذاتِ مقدس کے ہیں منظورِ نظر
وہ جو معراج رہے عرش کے مہماں خواجہؒ

آپ کے روضۂ انور پہ نظر پڑتے ہی
دل میں ہوتا ہے عجب جشنِ چراغاں خواجہؒ

دل نہ ٹوٹے کہیں اور راہ نہ چھوٹے آقا
ٹوٹتے جاتے ہیں تارے سرِ مژگاں خواجہؒ

دل غلاموں کے عقیدت سے بچھے جاتے ہیں
بزم ہے آپ کی آجائیے مہماں خواجہؒ

اپنی معراج غلامی ہے اسی پر موقوف
ہم غلاموں پہ رہیں آپ مہرباں خواجہؒ

آپ کا لطف و کرم اور یہہ ثاقب عاصی
وہ پشیماں ہے پشیماں ہے پشیماں خواجہ رض



میرے آقا مرے دلدار ہیں پیارے خواجہ رض
سارے سرکاروں کے سرکار ہیں پیارے خواجہ رض

نور سرکارِ دو عالم جو بنا زینت عرش
آپ اس نور کے انوار ہیں پیارے خواجہ رض

آپکے ساتھ ہے سرکارِ دو عالم کی رضا
ہند میں آپ ضیا بار ہیں پیارے خواجہ رض

آپکا لطف و کرم اپنے لیے ہے دولت
غمزدوں کے لیے غم خوار ہیں پیارے خواجہ رض

آپسے لاکھوں ہوئے حلقہ بگوش اسلام
ہند میں دین کے معمار ہیں پیارے خواجہ رض

دیکھئے کاکیؒ فریدؒ اور نظامؒ و صابرؒ
اہلِ عرفان کے سردار ہیں پیارے خواجہؒ

پُر بہاراں ہیں فقط تم سے عقیدت کے چمن
آپ ہی رونقِ گلزار ہیں پیارے خواجہؒ

ہر شہنشاہ گدا آپ کے دربار کا ہے
آپ ہی مالک و مختار ہیں پیارے خواجہؒ

ہند میں ہمکو بھلا کون مٹا سکتا ہے
ہم غلاموں کے نگہدار ہیں پیارے خواجہؒ

اب ضروری ہے ہمارے لئے نظروں کا حصار
پھر عدو در پئے آزار ہیں پیارے خواجہؒ

اپنے ثاقب پہ عنایت کی نظر ہو سرکارؒ
یہہ غلامی کے علمدار ہیں پیارے خواجہؒ

